کارل مارکس کی شہرۂ آفاق کتاب "کیپٹل" اشتراکی سوسائٹی کے لیے گویا "الکتاب" کا درجہ رکھتی ہے، اور اشتراکیت کی حمایت یا مخالفت کرنے سے پہلے اس پر عبور حاصل کر لینے کی ضرورت واضح ہے۔ اصل کتاب کے بعض مباحث خاصے پیچیدہ ہیں، خصوصاً اس میں جو ابواب فلسفیانہ طرز پر لکھے گئے ہیں ان کا انداز بیان عام تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے یسیر الفہم نہیں ہے۔ اس بنا پر جوہر صاحب نے کتاب کا "النعل بالنعل" ترجمہ کرنے کے بجائے تلخیصی ترجمہ کرنا مناسب سمجھا ہے اور سوشلزم کے بنیادی اصولوں کو نہایت سیدھے سادے انداز میں پیش کر دیا ہے۔ اصل کتاب کے متعدد مباحث اور مارکس کے نظریہ پر جو اعتراضات اٹھائے گئے ہیں ان کے جوابات اس کتاب کی آئندہ جلد کے لیے اٹھا رکھے گئے ہیں۔

یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ مارکس نے یورپ کی سرمایہ دار سوسائٹی کا جو معاشی تجزیہ کیا ہے وہ بڑی حد تک صحیح ہے۔ وہ جن اجتماعی بیماریوں کی نشاندہی کرتا ہے ان سے انکار کرنے کے لیے آنکھوں پر پٹی باندھ لینی پڑے گی۔ اختلاف اگر ممکن ہے تو اس نقشۂ تعمیر تمدن کے معاملہ میں ہے جسے سرمایہ دارانہ نظام کو ختم کرنے کے بعد انسانیت کو اختیار کرنا ہے۔ اس پہلو سے بھی اختلاف مقاصد کا کم اور ذرائع و وسائل کا زیادہ ہے۔ کم از کم اس مقصد سے تو اسلام اور اشتراکیت ہی نہیں بلکہ دنیا کا ہر مذہب اور ہر نظام متفق ہے کہ انسانی زندگی کو پر امن، مسرت بخش اور مستحکم ہونا چاہیے۔ مگر اشتراکیت اس مقصد کے لیے محض معاشی نظام کی اصلاح کو کافی سمجھتی ہے اور اس کے لیے ذرائع پیداوار اور تقسیم پیداوار پر مکمل اجتماعی اقتدار قائم کرنا چاہتی ہے۔ بخلاف اس کے اسلام اس مقصد کے لیے خدا پرستی اور اخلاقیت کے بغیر خالی خولی معاشی اصلاح کا قدم اٹھا دینے کو سخت غلط سمجھتا ہے اور اسے اصلاح کی اس اسکیم سے بھی اختلاف ہے جو اشتراکیت نے تجویز کی ہے۔

بہر حال نظامِ تمدن کے تغیرات اور عالمگیر مسائل سے جن لوگوں کو دلچسپی ہے ان کے لیے جوہر صاحب کی کوشش مفید رہے گی۔

ابن خلدون کی عظمت اور علمائے یورپ

از جناب نکہت صاحب شاہجہان پوری۔ ضخامت ۵۸ صفحات۔ قیمت ۸؍۔ علی بھائی شرف علی اینڈ کمپنی لمیٹڈ ۳۴۳، ابراہیم رحمۃ اللہ روڈ، بمبئی ۳۔

ابن خلدون تاریخ کے فلسفہ کا پہلا معمار مانا جاتا ہے۔ اس سے پہلے تاریخ سے اصول عروج و زوال اقوال کا استنباط اور انسان کی نوعی سرگذشت سے استشہاد صرف "آسمانی کتابوں" میں ہوتا تھا۔ ابن خلدون نے یہ حکیمانہ طریقِ فکر قرآن سے سیکھا اور اسے "زمینی کتابوں" میں داخل کیا، تاآنکہ یہ نعمت یورپ کے ہاتھ لگی اور آج وہ فلسفۂ تاریخ کا علمبردار بن بیٹھا ہے۔

جناب نکہت نے مسلمانوں کو اس جلیل القدر ہستی کی علمی عظمت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے یہ تحقیقی رسالہ تحریر کیا ہے۔ اس میں علامہ ابن خلدون کے حالاتِ زندگی اور اس کے کام کا مختصر تعارف کرانے کے بعد اس کے متعلق فان کریمر، لڈوگ، فان ونڈاک، ڈی بوئر، ایس شمد، مانیر، لیون، اسٹیفیو کلوسیو، ناتھیل شمد، اٹامریکا وغیرہ علمائے مغرب کی آرا کو جمع کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے گھر کے اس محققِ تاریخ کے کارنامہ سے استفادہ کرنے پر آمادہ ہوں۔ ہمارے نزدیک اس رسالہ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

رسالہ ہمدرد صحت کا "جنگ اور طب" نمبر

زیر ادارت جناب حکیم حافظ محمد سعید صاحب دہلوی۔ قیمت :- ۸؍ صفحات ۱۸۲۔
ملنے کا پتہ :- دفتر رسالہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی۔

جنگ نظامِ زندگی کے ایک ایک پہلو کو شدید طور سے متاثر کرتی ہے۔ خصوصیت سے علم الاعضا اور علم الادویہ پر تو اس کا اثر بلاواسطہ ہوتا ہے۔ چنانچہ موجودہ جنگ نے فن طب کی ارتقائی حرکت کو بہت تیز کر دیا ہے۔ جنگ کے اسی پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے رسالہ ہمدرد صحت نے